صحابیات
کے
اہم واقعات

(مذہبی، سیاسی، علمی، اور اخلاقی پس منظر میں)

صادقہ تسنیم

(ہمشیرہ مفتی محمد سرور فاروقی ندوی)

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	صحابیت کے اہم واقعات (مذہبی، سیاسی، علمی، اور اخلاقی پس منظر میں)
مرتبہ	:	صادقہ تسنیم فاروقی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۳۰۰۰
سال	:	۲۰۱۶
قیمت	:	۴۰

Writer : Sadiqa Tasneem Farooqui

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ نیو سلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳ (لکھنؤ)

۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020

۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور

فہرست

موضوع	شمار نمبر
مقدمہ	۴
عرض مؤلف	۶
اسلام میں عورتوں کا مرتبہ	۷
صحابیات کا قبول اسلام	۸
عقائد میں صحابیات کی پختگی	۸
مشرکانہ اعمال سے پرہیز	۸
ٹونے ٹوٹکے سے پرہیز	۹
حمایت رسول کا جزبہ	۹
ام سلیمؓ کا ایمانی جزبہ	۹
رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر ایمان	۱۰
اللہ کے حکموں پر عمل کرنے کا جزبہ	۱۰
صحابیات کا مشتبہات سے اجتناب	۱۱
صحابیات کی عبادات	۱۱
دین کے لئے صحابیات کا مالی تعاون	۱۲
جسمانی تکلیفیں برداشت کرنا	۱۲
صحابیات کی زہد و پرہیز گاری	۱۳
اعلان اسلام میں شجاعت	۱۳
اشاعت اسلام میں صحابیات کی خدمت	۱۳
حضرت عائشہ کی دعوتی خدمات	۱۴
ام سلیم کی دعوتی خدمات	۱۴
ام حکیم کی دعوتی خدمات	۱۴

ام شریکؓ کی دعوتی خدمات	۱۴
عورتوں کی جہاد میں شرکت	۱۵
میدان جنگ میں عورتوں کی خدمات	۱۵
مجاہدین کی خدمات کا جزبہ	۱۶
صحابیات کی شجاعت	۱۶
صحابیات کا شوق شہادت	۱۶
حضرت ام عطیہؓ کی خدمات	۱۷
بدیع بنت معوذؓ کی خدمات	۱۸
حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، ام ایان، ام حکیم، خولہ، ہند اور جویریہ رضی اللہ عنھن کی جنگ میں شرکت	۱۸
صحابیات کے ذریعہ محتاجوں کی مدد	۱۸
اسلام کی وجہ سے اپنے شوہروں سے علیحدگی	۱۹
صحابیات کا پردے کا اہتمام	۱۹
عہد نبوت میں پردہ	۱۹
قسم کے کفارے کا اہتمام	۲۰
صحابیات اور عزت نفس	۲۱
بیٹے کے انتقال پر صبر کی تلقین	۲۱
حضرت حمنہؓ کا صبر	۲۱
حضرت اسماءؓ کا صبر	۲۲
صحابیات کی عیادت کا جزبہ	۲۲
صحابیات کی تیمارداری کی مزاج	۲۲
صحابیات کی اولاد سے محبت	۲۳
صحابیات کا بھائی بہن سے محبت کا جزبہ	۲۳
صحابیات کا سامان آرائش	۲۳
صحابیات کے مکان	۲۴

صحابیات کے زیورات	۲۴
صحابیات کا لباس	۲۴
صحابیات کا گھریلو کام انجام دیان	۲۵
صحابیات کی مہمان نوازی	۲۶
صحابیات کا نومسلموں کی کفالت کا جزبہ	۲۶
صحابیات کے ذریعہ مساجد کی خدمات	۲۶
صحابیات کا علوم کے حصول میں اہم مرتبہ	۲۷
صحابیات کا خطابت میں کمال	۲۸
صحابیات کی کتابت میں مہارت	۲۹
صحابیات کی اچھی آواز میں تلاوت	۲۹
صحابیات کی شاعری	۲۹
صحابیات کی خوشی کے اشعار	۲۹
طبیب (میڈکل) کی خدمات	۳۰
صحابیات کی عملی خدمات	۳۰
کاشتکاری میں صحابیات کا حصہ	۳۰
صحابیات کی تجارتی خدمات	۳۰
صحابیات کے ذریعہ کھالوں کی دباغت	۳۰
صحابیات کی دستکاری کا فن	۳۱
حضرت شفارہؓ بنت عبداللہ	۳۱
صحابیات کی سیاسی خدمات	۳۱

مقدمہ

بقلم مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی محمد سرور فاروقی ندوی دامت برکاتہم

صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ و ناظم جامعہ دار ارقم، فتحپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین

یہ کتاب صحابیاتؓ کے اہم واقعات پر ہے صحابیاتؓ کے حالات میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ مثلاً ابن اثیر المتوفی ۶۳۰ھ نے تاریخ النساء کے نام سے اور ابن مندہ المتوفی ۳۹۵ھ ابونعیم (متوفی ۴۳۰ھ) قاضی ابن عبدالبر (المتوفی ۴۶۳ھ) اور ابوموسیٰ اصفہانی (المتوفی ۵۸۱ھ) نے اپنی کتابوں میں صحابیات کے حالات لکھے ہیں۔

قاضی ابن عبدالبر کی کتاب کا نام استیعاب ہے۔ اس میں ۳۹۸ صحابیاتؓ کے حالات ہیں، جن میں مکررات ہیں۔ طبقات الصحابہؓ (محمد بن سعد زہری) کی تصنیف جو تیسری صدی کے اوائل میں لکھی گئی اس میں ۶۲۷ عورتوں کے حالات ہیں جن میں ۹۳ غیر صحابیات ہیں، ابن سعد نے اپنی کتاب کی آٹھویں جلد مستقل عورتوں کے حالات پر ہی لکھی گئی ہے۔

قاضی صاحب کے بعد علامہ اثیر جزری المتوفی ۶۳۰ھ نے اسد الغابہ کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی جس میں عورتوں کے حالات کا ایک حصہ مخصوص ہے، اس میں ۱۰۲۲ صحابیاتؓ کے نام ہیں۔

نویں صدی میں حافظ ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ نے اسماء الرجال پر دو نہایت ضخیم کتابیں لکھیں، تہذیب التہذیب اور اصابہ فی تمیز الصحابہ، تہذیب کی بارہویں جلد کا ایک حصہ عورتوں کے حالات پر ہے جس میں ۳۲۲ عورتوں کے تذکرے ہیں، ان میں مکرر نام بھی آ گئے

ہیں۔ اور تابعیات کے حالات بھی۔ البتہ اصابہ کی آٹھویں جلد خاص صحابیات کے حالات پر ہے جس میں ۱۵۴۵ عورتوں کا تذکرہ ہے۔ اس میں پہلے رسول کریم ﷺ کی صاحبزادیوں، پھوپھیوں، ان کی لڑکیوں کا ذکر کرتے ہوئے ازواج مطہرات کے تراجم کا ذکر ہے، پھر قریش اور عام مہاجراتؓ کا تذکرہ ہے، اس کے بعد انصاریاتؓ کے حالات ہیں، جن میں ہر خاندان کا ذکر جدا جدا ہے۔ آخر میں ان عورتوں کا تذکرہ ہے جنہوں نے رسول کریم ﷺ کے بجائے ازواج مطہرات وغیرہ سے روایت کی ہے۔

عزیزی صادقہ سلمہٗ کا مزاج دینی وعلمی ہے جس کی بنیاد پر یہ میرے علمی کاموں میں بہت معاون رہتی ہیں خصوصاً قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر میں انہوں نے کافی مدد کی اور سیرت کے موضوع پر ان کی ایک کتاب بھی "حضرت محمد ﷺ ایک نظر میں" کے عنوان سے ۲۰۰۲ء میں کئی سال پہلے شائع ہو چکی ہے اور جب اسوہ صحابیات کا انہوں نے مطالعہ کیا تو انہیں محسوس ہوا کہ مختصر رسالہ کی شکل میں صحابیات کی چند خصوصیات الگ سے شائع کر دیا جائے جس سے کم وقت میں استفادہ آسان ہو جائے الحمد للہ اس میں انہوں نے اسوۂ صحابیات (مولانا عبد السلام ندویؒ کی کتاب) کو سامنے رکھتے ہوئے صحابیات کے مذہبی، سیاسی، علمی اور اخلاقی واقعات کو نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ صحابیات کی سیرت سے ہم سب کو فائدہ اٹھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

دعاؤں کا طالب

محمد سرور فاروقی ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۲/۸/۲۰۱۶ مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ

عرض مؤلفہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ وسلام علی رسولہ الکریم

اسلامی معاشرہ درس گاہ نبوی کے تربیت یافتہ لوگوں کی ایک جماعت کا نام ہے جس میں صحابہ بھی ہیں اور صحابیات بھی، صحابیات میں الگ الگ صحابیات کے درجات ہیں جنہوں نے خیر کے ایسے بڑے کام انجام دئے جو ایک بڑی جماعت اور ایک صدی کی نسل انسانی انجام نہیں دے سکتی۔

صحابیات کے ہر پہلو کو ذکر کرنے کے لئے تو ایک دفتر کی ضرورت ہوگی اسی لئے کہ صحابیات کی سیرت کے موضوع پر تو بہت سی کتابیں لکھی گئی لیکن مجھے مولانا عبدالسلام ندویؒ کی کتاب اسؤ صحابیات جو ایک معتبر کتاب ہے بہت پسند آئی، میں نے سوچا کہ یہ کتاب تو ہر گھر میں ہونی چاہئے لیکن بعض اوقات موٹی کتابوں کے مطالعہ کا بعض عورتوں کا شوق نہیں ہوتا اس لئے میں نے اس کتاب کو سامنے رکھتے ہوئے اور بھی کتابیں مثلاً خواتین اہل بیت اور حیات الصحابہ کے درخشاں پہلو جیسی کتابوں سے صحابیات کے چند واقعات نقل کر دی ہوں تا کہ ہماری بہنوں کو کم وقت میں صحابیات کے مزاج کو سمجھنے میں مدد ملے و رہنمائی حاصل ہو۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر کی کوشش کو قبول فرماتے ہوئے صحابیات کی سیرت سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔ آخر میں قاری حضرت سے امید ہے کہ میرے لئے حسن خاتم اور آخرت میں مغفرت کی دعا ضرور فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ والسلام

دعاؤں کی طالب

صادقہ تسنیم فاروقی

۱۷/۸/۲۰۱۶ مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ

اسلام میں عورتوں کا مرتبہ

اسلام نے اپنی تعلیمات، احکام اور قوانین کے ذریعہ سے تمام دنیا کو مساوات کا پیغام سنایا، جس سے مذہب، اخلاق، تمدن اور سیاست کا صحیح طریقہ سکھایا۔

عورت کو دنیا نے جس نگاہ سے دیکھا وہ مختلف ممالک میں مختلف رہی ہے مشرق میں عورت مرد کے لئے ایک داغ سمجھی جاتی تھی روما عورت کو گھر کا اثاثہ سمجھتا تھا یونان اس کو شیطان کہتا تھا، تورات اس کو لعنت ابدی کا مستحق قرار دیتی ہے۔ کلیسا اس کو باغ انسانیت کا کانٹا تصور کرتا ہے۔ یورپ اس کو خدا یا خدا کے برابر مانتا ہے، لیکن اسلام کا نقطۂ نظر ان سب سے جدا ہے۔

امام بخاری نے صحیح میں حضرت عمر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں ہم لوگ عورتوں کو بالکل ہیچ سمجھتے تھے۔ مدینہ میں نسبۃً ان کی قدر و منزلت معلوم ہوئی۔ (صحیح بخاری ج ا ص ۸۶۹)

اسلام نے صرف یہی نہیں کیا کہ عورتوں کے چند احکام متعین کر دیئے ہوں بلکہ ان کو مردوں کے مساوی درجہ دے کر مکمل انسانیت قرار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مرد اپنے اہل کا راعی بنایا گیا ہے اور اس سے ان کے متعلق جواب طلب کیا جائے گا اور عورت شوہر کے گھر کی راعیہ ہے اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔

(بخاری ج ۲ ص ۷۸۳)

اس طرح اسلام نے جہاں مردو کے حقوق اور اعمال متعین کئے ہیں وہیں عورتوں کے بھی متعین کئے ہیں اسی لئے اسلام کی اشاعت اور معاشرتی نظام میں جس طرح مردوں نے حصہ لیا اسی طرح عورتوں نے بھی حصہ لیا اور صحابیات نے بڑے بڑے عظیم الشان کام انجام دیئے جو تاریخ کے صفحات میں موجود ہیں۔

صحابیات کا قبول اسلام

صحابہؓ کے ساتھ صحابیاتؓ بھی مسلسل اسلام قبول کرتی تھیں جس میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ نے بغیر کسی قسم کی جبر واکراہ کے اسلام قبول کرنے کے ساتھ ہی اپنے خدا کے آگے سر جھکا یا۔(تاریخ ابن خمیس میں حضرت رافعؓ سے مروی ہے۔(ص ۲۸۶)

عقائد میں صحابیات کی پختگی

کفار نے صحابیاتؓ کو طرح طرح کی اذیتیں دیں، لیکن ان کی زبان سے کلمۂ توحید کے علاوہ شرک کا کوئی کلمہ نہیں نکلتا تھا۔

حضرت ام شریکؓ جب ایمان لائیں تو ان کے اعزۂ واقارب نے ان کو دھوپ میں لے جا کر کھڑا کر دیا کرتے اور اسی حالت میں جب کہ وہ دھوپ میں جل رہی ہوتیں روٹی کے ساتھ شہد جیسی گرم چیز کھلاتے اور پانی نہ پینے دیتے، ایک بار جب اسی طرح تین دن گذر گئے تو ظالموں نے کہا ’’کہ جس مذہب پر تم ہو اب اس کو چھوڑ دو۔‘‘ وہ اس قدر بدحواس ہوگئی تھیں کہ ان جملوں کا مطلب نہ سمجھ سکیں پھر جب ان ظالموں نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر بتایا تو سمجھ گئیں کہ توحید الٰہی کا انکار مقصود ہے، بولیں خدا کی قسم میں تو اب تک اسی توحید پر قائم ہوں۔(طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت ام شریکؓ)

مشرکانہ اعمال سے پرہیز

عورتیں قدیم رسم ورواج اور عقائد کی پابند ہوتی ہیں لیکن صحابیاتؓ نے اسلام لانے کے ساتھ ہی شدت کے ساتھ ان عقائد کا انکار کیا۔عرب کی عورتوں کا خیال ہوتا تھا کہ جولوگ بتوں کی برائی بیان کرتے ہیں، وہ مختلف امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

حضرت زیزہؓ اسلام لانے کے بعد اندھی ہوگئیں تو کفار نے کہنا شروع کیا ان کو

لات اور عزیٰ نے اندھا کر دیا، لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ لات وعزیٰ کو اپنے پوجنے والوں کی کہاں کوئی خبر ہے، یہ تو خدا کی طرف سے ہے۔ (اسدالغابہ تذکرہ حضرت زنیرہؓ)

ٹونے ٹوٹکے سے پرہیز

جاہلیت کے زمانہ میں عورتیں بچوں کے بچھونے کے نیچے اُسترا رکھ دیتی تھیں اور سمجھتی تھیں کہ اس طرح بچے آسیب سے محفوظ رہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے ایک بار کسی بچے کے سرہانے اُسترا دیکھا تو منع فرمایا اور کہا ’’رسول اللہ ﷺ ٹوٹکے کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔(آداب الضرر باب الطیر زمن الجن)

عرب میں بت گھر گھر میں رہتے تھے لیکن صحابیاتؓ نے ہر موقع پر ان سے برأۃ ظاہر کی، چنانچہ حضرت ہند بنت عتبہ جب ایمان لائیں تو گھر میں بت نصب تھے اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور کہا ’’ہم تیری نسبت بڑے دھوکے میں مبتلا تھے۔(طبقات ابن سعد تذکرہ ہند بنت عتبہؓ)

حمایت رسول کا جزبہ

صحابیات اپنے دلوں میں نہایت شدت کے ساتھ آپ ﷺ کی حمایت کی آرزو رکھتی تھیں حضرت طلیب بن عمیرؓ اسلام لائے اور اپنی ماں اروی بنت عبدالمطلب کو اس کی خبر دی تو بولیں کہ ’’تم نے جس شخص کی حمایت کی وہ اس کا سب سے زیادہ مستحق تھا، اگر مردوں کی طرح ہم بھی استطاعت رکھتے تو آپ کی حفاظت کرتے اور آپ کی طرف سے لڑتے۔

(استیعاب تذکرۂ حضرت طیب بن عمیرؓ)

ام سلیمؓ کا ایمانی جزبہ

حضرت ابوطلحہؓ نے جب ام سلیمؓ سے نکاح کی خواہش کی تو انہوں نے کہا ابوطلحہ کیا تم کو یہ خبر نہیں کہ جس خدا کو تم پوجتے ہو وہ ایک درخت ہے (یعنی لکڑی کا بت) جو زمین سے اگا ہے، اس کو فلاں حبشی نے گڑھ کر تیار کیا ہے۔‘‘ ابوطلحہؓ بولے مجھے معلوم ہے۔‘‘ ام سلیم

بولیں ''کیا تمہیں اس کی عبادت سے شرم نہیں آتی چنانچہ جب تک انہوں نے بت پرستی سے توبہ کر کے کلمۂ توحید نہیں پڑھا، ام سلیمؓ نے ان سے نکاح کرنا پسند نہیں کیا۔

(طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت ام سلیمؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد نہ صرف صحابیات کے لوح دل پر نقش تھا بلکہ ان کی چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کے دل پر بھی یہ عقیدہ نہایت شدت سے راسخ ہو گیا تھا ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکی کو بددعا دے دیا ''تیری عمر زیادہ نہ ہو'' اس نے شدت اعتقاد کی وجہ سے اس کا یقین کر لیا اور حضرت ام سلیمؓ کے پاس روتی ہوئی آئی اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ بددعا دی ہے اب عمر نہ بڑھے گی وہ بدحواس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ آپ نے میری یتیمہ کو یہ بددعا دے دی'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا میں بھی آدمی ہوں اور آدمیوں کی طرح خوش اور رنجیدہ ہوتا ہوں بس جس کو میں ایسی بددعا دوں جس کا وہ مستحق نہیں ہے تو یہ اس کے لئے پاکی اور تزکیہ کا ذریعہ ہوگی۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ الاداب باب من لعنہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسبہ ودعا علیہ)

اللہ کے حکموں پر عمل کرنے کا جذبہ

صحابیات نہایت سرعت کے ساتھ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کو تیار ہو جاتی تھیں حضرت ابوحذیفہؓ بن عتبہ نے حضرت سالمؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا اس لئے زمانہ جاہلیت کے رسم ورواج کے مطابق ان کو حقیقی بیٹے کے حقوق حاصل ہو گئے تھے، لیکن جب قرآن مجید کی یہ آیت ۔ادعوھم لا بائھم ''ان کو ان کے حقیقی باپوں کے بیٹے کہہ کر پکارو'' نازل ہوئی تو ان کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ سالم پہلے ہمارے ساتھ گھر میں رہتے تھے اور ان سے کوئی پردہ نہ تھا، اب آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ

دودھ پلا دو، وہ تمہارے رضاعی بیٹے ہو جائیں گے۔ (ابوداؤد کتاب النکاح باب من حرم بہ)

صحابیات کا مشتبہات سے اجتناب

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو چیز مشتبہ ہو اس کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کی جائے جو مشتبہ نہ ہو، حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی لیکن ان کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں پس جو شخص مشتبہ گناہوں کو چھوڑ دے گا وہ کھلے گناہوں کا سب سے زیادہ چھوڑنے والا ہوگا اور جو شخص مشتبہ گناہوں کا مرتکب ہوگا بہت ممکن ہے کہ کھلے ہوئے گناہوں کا بھی مرتکب ہو جائے گناہ خدا کی چراگاہ ہے، اور جو شخص چراگاہ کے آس پاس چرائے گا ممکن ہے کہ اس کے مویشی اس میں پڑ جائیں۔''

صحابیات اس حدیث پر نہایت شدت سے عامل تھیں ایک صحابیہ نے اپنی لونڈی کو اپنی ماں پر صدقہ کر دیا تھا وہ مر گئیں تو اس لونڈی کی حالت مشتبہ ہو گئی صدقہ کر چکی تھیں اور صدقہ کا مال واپس لینا جائز نہیں تھا ماں اس کی مالک ہو گئی تھیں اور اس کے مرنے کے بعد یہ اس کی وارث ہو گئی تھیں، اس لئے وہ ان کو وراثت میں مل سکتی تھی اس اشتباہ کے رفع کرنے کے لئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تمہیں صدقہ کا ثواب مل چکا اور اب وہ تمہاری وراثت میں آ گئی۔

(ابوداؤد کتاب الوصایا باب ماجاء فی الرجل یھب اہبۃ ثم یوحی لہ)

ایک صحابیہ نے مسجد قبا تک پیدل جانے کی نذر مانی تھی، ابھی نذر پوری کرنے بھی نہیں پائی تھیں کہ انتقال ہو گیا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فتویٰ دیا کہ ان کی صاحبزادی نذر پوری کریں۔ (موطائے امام محمد باب الرجل یحلف بالمشی الی بیت اللہ)

صحابیات کی عبادات

عورتوں پر جماعت کی پابندی فرض نہیں ہے اور اس وجہ سے بعض غیور صحابہ

جماعت میں اپنی عورتوں کی شرکت کو پسند بھی نہیں کرتے تھے تاہم بعض صحابیات پر اس کا کچھ اثر نہیں پڑتا تھا اور وہ مناسب اوقات میں نماز با جماعت ادا فرماتی تھیں حضرت عمرؓ کی بیوی برابر عشاء اور فجر کی نماز میں شریک جماعت ہوتی تھیں، ایک بار ان سے لوگوں نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ عمر اس کو پسند نہیں کرتے پھر کیوں ایسا کرتی ہو، بولیں تو پھر روک کیوں نہیں دیتے۔ (بخاری باب ہل علی من لایشھد الجمعۃ غسل من النساء والصبیان وغیرہم)

دین کے لئے صحابیات کا مالی تعاون

ایک مرتبہ حضرت بلالؓ دین کے لئے بطور تعاون دامن پھیلائے ہوئے تھے اور صحابیاتؓ اپنے کان کی بالیاں، گلے کے ہار اور انگلیوں کے چھلے تک پھینکتی جاتی تھیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الخطبہ وباب الصلوۃ بعد صلوۃ العید)

حضرت اسماءؓ کے پاس صرف ایک ہی لونڈی تھی، انہوں نے اس کو فروخت کیا اور روپیہ گود میں لے کر بیٹھی تھیں کہ اسی حالت میں ان کے شوہر حضرت زبیرؓ آئے اور کہا کہ روپیہ مجھے دے دو بولیں میں نے تو اس کو صدقہ کر دیا۔

(مسلم کتاب الآداب باب جواز اروات المراۃ الاجنبیۃ)

جسمانی تکلیفیں برداشت کرنا

عبادت کا شوق ہر قسم کی جسمانی تکلیفوں کو آسان کر دیتا ہے اور صحابیات میں یہ شوق موجود تھا اس لئے وہ ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرتی تھیں اور فرائض اسلام کو بخوشی ادا کرتی تھیں حضرت حمنہ بنت جحشؓ ایک صحابیہ تھیں ان کا معمول تھا کہ برابر مصروف نماز رہتی تھیں جب تھک جاتی تھیں تو ستون مسجد میں ایک رسی باندھ رکھی تھی اس سے لٹک جاتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے اس رسی کو دیکھا تو فرمایا، ان کو صرف اسی قدر نماز پڑھنی چاہئے جو ان کی طاقت میں ہو اگر تھک جائیں تو بیٹھ جانا چاہئے چنانچہ آپؐ نے اس رسی کو کھلوا کر پھینکوا دی۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب النعاس فی الصلوۃ)

صحابیات کی زہد و پرہیزگاری

صحابیات نہایت زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں ایک بار ایک شخص حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا بولیں، ذرا ٹھہر جاؤ میں اپنا نقاب سی لوں' اس نے کہا ''اگر میں لوگوں کو اس کی خبر کردوں تو لوگ آپ کو بخیل سمجھیں گے، بولیں ''جو لوگ پرانا دھرانا کپڑا نہیں پہنتے ان کو آخرت میں نیا کپڑا نصیب نہ ہوگا۔ (اسد الغابہ تذکرۂ حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب)

اعلان اسلام میں شجاعت

شروع میں اسلام قبول کرنے سے زیادہ ظہار اسلام کے لئے شجاعت اور جسارت کی ضرورت تھی لیکن باوجود کفار کی روک ٹوک اور ظلم کے صحابہؓ کے ساتھ صحابیات نے بھی نہایت جرأت کے ساتھ اپنے اسلام کا اظہار کیا چنانچہ ابتداء میں جن سات بزرگوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تھا ان میں چھ آدمی یعنی خود رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت بلالؓ حضرت خبابؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت عمارؓ مرد تھے اور ساتویں ایک غریب صحابیہ یعنی حضرت عمارؓ کی والدہ حضرت سمیہؓ تھیں۔ (تاریخ خمیس ص ۲۵۷)

اشاعت اسلام میں صحابیات کی خدمت

اشاعت اسلام بھی مذہب کی ایک بڑی خدمت ہے اور صحابیات نے اس سلسلہ میں خاص کوششیں کی ہیں، چنانچہ حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کی دعوت پر حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تھا۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۱۹)

صحابیات نے آسانی کے ساتھ اسلام ہی قبول نہیں کیا، بلکہ انہوں نے اسلام کی اشاعت بھی کی، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ صحابۂ کرام نے ایک سفر میں ایک عورت کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اس کے پاس پانی کے مشکیزے تھے اور صحابہ نے پانی ہی کی ضرورت سے اس کو پکڑا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کا پانی لیا تو اس کی

قیمت ادا فرمائی، اس کو آپ کی اس دیانت سے اسی وقت آپ کی نبوت کا یقین آ گیا، اور اس کے اثر سے اس کا تمام قبیلہ بھی مسلمان ہو گیا۔

حضرت عمرؓ کی بہن جب اسلام لائیں اور حضرت عمرؓ کو ان کا حال معلوم ہوا تو اس قدر مارا کہ جسم لہولہان ہو گیا لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ جو کچھ کرنا ہو کر و میں تو اسلام لا چکی۔ (اسد الغابہ)

حضرت عائشہؓ کی دعوتی خدمات

اسلام کی حفاظت بھی ایک اہم کام ہے اور متعدد صحابیاتؓ میں سب سے زیادہ اس خدمت کو حضرت عائشہؓ صدیقہ نے ادا کیا ہے ۔ ۳۵ھ میں جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے۔ اور نظام مذہب درہم برہم ہو گیا تو انہوں نے اصلاح کی آواز بلند کی، جس پر مکہ اور بصرہ کے لوگوں نے لبیک کہا۔

ام سلیم کی دعوتی خدمات

ام سلیمؓ کی ترغیب سے حضرت ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کیا۔ (اصابہ ج ۸ ص ۱۰۶)

ام حکیم کی دعوتی خدمات

حضرت عکرمہؓ اپنی بیوی ام حکیمؓ کے سمجھانے پر مسلمان ہوئے تھے۔ (مسند)

ام شریکؓ کی دعوتی خدمات

حضرت ام شریک دوسیہؓ کی وجہ سے قریش کی عورتوں میں اسلام پھیلا تھا، جو نہایت مخفی طور پر اس خدمت کو انجام دیتی تھیں۔ (مؤطا امام مالک کتاب النکاح)

ام زیاد الشجعیہ کی خدمات

ام زیاد الشجعیہ اور دوسری پانچ عورتوں نے غزوۂ خیبر میں چرخہ کات کر مسلمانوں کی

مدد کی تھی، وہ تیر اٹھا کر لاتیں اور ستو پلاتی تھیں۔ (ابوداؤد ج ا ص ۲۷۰)

عورتوں کی جہاد میں شرکت

مذہبی خدمات کے سلسلہ میں سب سے اہم خدمت جہاد ہے اور صحابیاتؓ نے جس جوش، خلوص، عزم اور استقلال سے اس خدمت کو ادا کیا اس کی نظیر مشکل سے مل سکے گی۔

غزوۂ احد میں جبکہ کافروں نے عام حملہ کر دیا تھا اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ صرف چند جاں نثار رہ گئے تھے۔ حضرت ام عمارہؓ رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچیں، اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب آپ کی طرف بڑھتے تھے۔ تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں ابن قمیہ جب ڈراتا ہوا رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ تو حضرت ام عمارہؓ نے بڑھ کر روکا چنانچہ کندھے پر زخم آیا اور گر پڑا، انہوں نے تلوار ماری لیکن وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے کارگر نہ ہوئی۔ (ابن سعد ج ۸ ص ۳۰۴)

غزوۂ حنین میں حضرت ام سلیمؓ خنجر لے کر نکلیں اور جہاد کیا۔
(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۰۳، اصابہ ج ۸ ص ۱۳)

میدان جنگ میں عورتوں کی خدمات

میدان جنگ میں صحابیات رضی اللہ عنہا جنگ کے علاوہ بھی بہت سی خدمات انجام دیتی تھیں، مثلاً (۱) پانی پلانا (۲) زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا (۳) مقتولوں اور زخمیوں کو اٹھا کر میدان جنگ سے لے جانا (۴) چرخہ کاٹنا (۵) تیر اٹھا کر دینا (۶) کھانے کا انتظام کرنا، پکانا (۷) قبر کھودنا (۸) فوج کو ہمت دلانا، چنانچہ حضرت عائشہؓ، ام سلیمؓ، ام سلیطؓ نے غزوہ احد میں مشک بھر بھر کر زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ ام سلیمؓ اور انصار کی چند عورتیں زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں اور اس کے مقصد کے لئے وہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ (ابوداؤد ج ا ص ۲۵۲)

مجاہدین کی خدمت کا جذبہ

جس طرح صحابہ کرامؓ غزوات میں شریک ہوتے تھے اسی طرح صحابیاتؓ بھی اللہ کی راہ میں ان سے پیچھے نہیں رہنا چاہتی تھیں ان کے لئے سب سے زیادہ موزوں کام زخمیوں کی مرہم پٹی اور مجاہدین کی آرام وآسائش کا سامان مریضوں تک پہنچانا تھا اور وہ اس خدمت کو نہایت خلوص اور دلسوزی سے انجام دیتی تھیں۔

غزوۂ خیبر میں متعدد صحابیات شریک جہاد ہوئیں رسول اللہ ﷺ کو ان کا حال معلوم ہوا تو ناراضگی کے لہجے میں پوچھا تم کس کے ساتھ اور کس کی اجازت سے آئی ہو؟ بولیں یارسول اللہ ﷺ! ہم اون کاتتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مدد کرتے ہیں ہمارے ساتھ زخمیوں کے دوا علاج کا سامان ہے لوگوں کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے ہیں اور ستو گھول گھول کر پلاتے ہیں۔(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی المراۃ والعبد یحذیان من الغنیمۃ)

صحابیات کی شجاعت

غزوات میں صحابیاتؓ کے بہادرانہ کارنامے بھی حیرت انگیز ہیں، غزوہ حنین میں کفار نے اس زور شور سے حملہ کیا تھا کہ میدان جنگ لرز اٹھا تھا لیکن حضرت ام سلیمؓ کی شجاعت کا یہ حال تھا کہ ہاتھ میں خنجر لئے ہوئے منتظر تھیں کہ کوئی کافر سامنے آئے تو اس کا کام تمام کردیں چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ نے ان کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ بولیں کہ میں چاہتی ہوں کہ کوئی کافر قریب آئے تو پیٹ میں بھونک دوں۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی السلب یعطی القاتل)

صحابیات کا شوق شہادت

عہد نبوی میں شہادت ایک ابدی زندگی خیال کی جاتی تھی اس لئے ہر شخص اس آب حیات کا پیاسا رہتا تھا حضرت ام ورقہؓ بنت نوفل ایک صحابیہ تھیں، جب غزوۂ بدر پیش آیا

تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ کو شریک جہاد ہونے کی اجازت عطا فرمائی جائے میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی شائد مجھے بھی درجۂ شہادت حاصل ہو جائے آپ ﷺ نے فرمایا گھر ہی میں رہو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی میں شہادت دے گا یہ معجزانہ پیشین گوئی کیسے غلط ہو سکتی تھی، انہوں نے دو غلام مدبر کئے تھے۔

(مدبران غلاموں کو کہتے ہیں جن سے آقا کہہ دیتا ہے کہ وہ ان کی موت کے بعد آزاد ہو جائیں گے اس لئے قدرتی طور پر یہ لوگ آقا کی موت کے متمنی ہوتے ہیں۔)

دونوں نے ان کو شہید کردیا تاکہ جلد آزاد ہو جائیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب امامۃ النساء)

فرمایا ہر عمل اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا، عذاب اسی کو دیا جائے گا جس کے حساب میں ردوقدح ہوگی۔(ابوداؤد کتاب الجنائز باب الامراض المکفرۃ للذنوب)

حضرت ام عطیہؓ کی خدمات

حضرت ام عطیہؓ نے سات غزوات میں صحابہؓ کے لئے کھانا پکایا تھا۔

(صحیح مسلم ج۲ ص۱۰۵)

جنگ یرموک میں جب مسلمانوں کا میمنہ ہٹتے ہٹتے حرم کے خیمہ گاہ تک آگیا۔ تو ہندؓ اور خولہؓ وغیرہ نے پرجوش اشعار پڑھ کر لوگوں کو غیرت دلائی تھی۔

(اسد الغابہ ج۵ ص۵۶۳)

حضرت ربیع بنت مسعودؓ کا بیان ہے کہ ہم سب غزوات میں شریک ہوئے تھے، پانی پلاتے تھے، مجاہدین کی خدمت کرتے تھے اور مدینہ تک زخمیوں اور لاشوں کو اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔(بخاری کتاب الجہاد)

صحابیاتؓ کی خدمات خود صحابۂ کرامؓ کے زمانہ میں نہایت قابل قدر خیال کی جاتی تھیں، اور خود خلفاء بھی ان کا لحاظ رکھتے تھے، چنانچہ ایک بار حضرت عمرؓ نے مدینہ کی عورتوں

میں چادر تقسیم فرمائی ایک عمدہ چادر رہ گئی تھی، تو کسی نے کہا کہ اپنی بیوی ام کلثومؓ کو دے دیجئے بولے ام سلیطؓ اس کی زیادہ مستحق ہیں کیونکہ وہ غزوہ احد میں مشک بھر بھر کر پانی لاتی تھیں اور ہم کو پلاتی تھیں۔(بخاری کتاب الجہاد حمل النساء القرب الی الناس فی الغزو)

بدیع بنت معوذؓ کی خدمات

اسی طرح بدیع بنت معوذؓ وغیرہ نے شہداء و مجروحین کو قتل گاہ سے اٹھا کر مدینہ پہنچایا تھا۔(بخاری کتاب الطب ہل یداوی الرجل المرۃ)

حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، ام ایان، ام حکیم، خولہ، ہند اور جویریہ رضی اللہ عنھن کی جنگ میں شرکت

جنگ یرموک میں جو خلافت فاروقی میں ہوئی تھی حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ، حضرت ام ایانؓ، ام حکیمؓ خولہؓ، ہند اور ام المومنین حضرت جویریہؓ نے بڑی دلیری سے جنگ کی تھی اور اسماءؓ بنت یزید کے ساتھ بحری لڑائیوں میں بھی صحابیاتؓ نے شرکت کی۔ ۲۸ھ میں جزیرہ قبرس پر حملہ ہوا تو حضرت ام حرام بھی اس میں شامل ہوئیں۔
(صحیح بخاری ج۲ ص۹۲۹، صحیح بخاری)

صحابیات کے ذریعہ محتاجوں کی مدد

صحابیات موت وحیات دونوں حالتوں میں اہل حاجت کی اعانت وامداد فرماتی تھیں غزوہ احد میں حضرت صفیہؓ آئیں اور اپنے بھائی حضرت حمزہ سید الشہداءؓ کے کفن کے لئے دو کپڑے لائیں لیکن ان کی لاش کے پاس ایک انصاری کی لاش بھی اسی طرح برہنہ نظر آئی دل میں شرم آئی کہ حمزہ دو کپڑوں میں کفنائے جائیں اور انصاری کے لئے ایک کپڑا بھی نہ ہو، ناپا تو ایک کا قد بڑا نکلا مجبوراً کپڑے پر قرعہ ڈالا اور جو کپڑا جس کے حصے میں آیا وہ

اسی میں کفنایا گیا۔ (مسند احمد بن حنبل ج۱ ص۱۶۵)

اسلام کی وجہ سے اپنے شوہروں سے علیحدگی

حضرت لبیہؓ کو بھی حضرت عمرؓ مارتے تھے جب تھک جاتے تو کہتے کہ میں نے تم کو رحم کی بنا پر نہیں چھوڑا بلکہ تم کو اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے کہ میں تھک گیا ہوں۔" اسی طرح وہ حضرت زیزہؓ کو بھی جوان کے گھرانے کی کنیز تھیں، نہایت اذیت دیتے تھے۔

جس طرح صحابۂ کرام اپنی کافرہ عورتوں کو طلاق دے دیتے تھے، اسی طرح بہت سی صحابیاتؓ بھی کافر شوہروں کو چھوڑ کر ہجرت کر کے مدینہ آ گئی تھیں اور ان میں سے ایک بھی اپنے شوہر کے پاس واپس نہیں گئیں چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ ہم کو کسی ایسی مہاجرہ عورت کا حال معلوم نہیں جو ایمان لا کر مرتد ہوئی ہو۔

صحابیات کا پردے کا اہتمام

زمانۂ جاہلیت میں عرب کی عورتیں نہایت بے پروائی کے ساتھ دوپٹہ اوڑھتی تھیں اس لئے سینہ اور سر وغیرہ کھلا رہتا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔ "عورتوں کو چاہئے کہ اپنے ڈوپٹوں کو اپنے سینوں پر ڈال لیں۔"

اس کا یہ اثر ہوا کہ عورتوں نے اپنے تہ بند اور متفرق کپڑوں کو پھاڑ کر دوپٹے بنائے اور اپنے آپ کو سیاہ چادروں سے اس طرح ڈھانپ لیا کہ حضرت عائشہؓ کے قول کے مطابق یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کے سروں کے آشیانے بن گئے ہیں۔
(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی قول اللہ تعالیٰ ولیضربن بخمرھن)

عہد نبوت میں پردہ

عہد نبوت میں اگرچہ سخت پردہ رائج نہ تھا، تاہم عورتیں بالکل بے پردہ اور آزاد بھی

نہ تھیں۔محفہ میں سفر کرتی تھیں ۔(ابوداؤد کتاب المناسک باب فی الصبی الحج)اسی طرح نقاب پوش رہتی تھیں ۔(ابوداؤد کتاب المناسک مایلبس المحرم)

اور غیر محرم سے پردہ کرتی تھیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے زمانہ میں جب لوگ ہمارے سامنے سے گذرتے ،تو ہم چہرے پر چادر ڈال لیتے تھے ،لوگ گذر جاتے تھے تو پھر منہ کھول دیتے تھے ۔(ابوداؤد کتاب المناسک باب فی المحرم تغطی وجہہا)

ایک بار حضرت افلح بن ابی القیسؓ حضرت عائشہؓ سے ملاقات کے لئے آئے وہ پردہ میں چھپ گئیں بولے ،تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں‘‘ بولیں کیسے؟ بولے میرے بھائی کی بیوی نے تم کو دودھ پلایا ہے بولیں’’ مرد نے تو دودھ نہیں پلایا۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی لبن الفحل)

ایک صحابیہؓ کا بیٹا شہید ہوا۔وہ نقاب پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں صحابہ کرام نے ان کو دیکھ کر کہا بیٹے کی شہادت کا حال پوچھنے آئی ہو اور نقاب پوش ہوکر؟ بولی میں نے اپنے بیٹے کو کھودیا ہے،شرم وحیا کو تو نہیں کھویا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فضل قتال الروم علی غیرہم من الامم)

ہمارے زمانہ میں پردہ ایک رسمی چیز ہے ،مثلاً ایک عورت کسی محرم سے رسماً پردہ کرتی ہے تو اس سے لازمی طور پر ہمیشہ پردہ کرے گی ،لیکن دوچار بار کسی نامحرم کے سامنے آنے کا اتفاق ہوگیا۔تو چھوڑ دیتی ہیں اس شخص سے پردہ کرنا۔

قسم کے کفارے کا اہتمام

صحابیات بہت کم قسم کھاتی تھیں ،وہ جس بات پر قسم کھالیں تھیں اس کو پورا کرتی تھیں ایک بار حضرت عائشہؓ عبداللہ بن زبیرؓ سے ناراض ہوگئیں اور قسم کھالی کہ اب ان سے بات چیت نہ کریں گی لیکن جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے معافی مانگ لی اور دوسرے صحابہ نے بھی اس کی سفارش کی تو رو کر کہنے لگیں ،میں نے نذر مان لی ہے اور نذر کا معاملہ

نہایت سخت ہے بالآخر اصرار اور سفارش سے ان کا قصور معاف کردیا تو کفارۂ قسم میں ۴۰ غلام آزاد کردئے ۔(بخاری کتاب الادب باب الہجرۃ)

صحابیات اور عزت نفس

صحابیاتؓ عزت نفس کا مجموعہ تھیں ،حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جس دن شہید ہوئے اس روز اپنی والدہ حضرت اسماءؓ کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے ان کو دیکھا تو بولیں ’’بیٹا قتل کے خوف سے ہرگز کوئی ایسی شرط نہ قبول کرلینا جس پر تم کو ذلت برداشت کرنی پڑے ،خدا کی قسم عزت کے ساتھ تلوار کھا کر مرجانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے ساتھ کوڑے کی ماربرداشت کرلی جائے۔‘‘

بیٹے کے انتقال پر صبر کی تلقین

مردوں پر نوحہ کرنا ،بال نوچنا ،کپڑے پھاڑ ڈالنا ،مدتوں مرثیہ خوانی کرنا عرب کا مزاج تھا لیکن فیض تربیت نبویؐ نے صحابیاتؓ کو صبر کا اس قدر خوگر بنادیا تھا کہ حضرت ابوطلحہؓ انصاری کا لڑکا بیمار ہوا وہ صبح کے وقت اس کو بیمار چھوڑ کر کام کاج کے لئے باہر چلے گئے ان کی عدم موجودگی میں یہاں لڑکا جان بحق ہوگیا لیکن ان کی بیوی نے لوگوں سے کہہ دیا کہ ابوطلحہ سے نہ کہنا وہ شام کو پلٹے تو بیوی سے پوچھا کہ بچہ کیسا ہے؟ بولیں پہلے سے زیادہ سکون کی حالت میں ہے، یہ کہہ کر کھانا لائیں اور انہوں نے کھانا کھالیا صبح ہوئی تو کہا اگر ایک قوم کسی کو کوئی چیز عاریۃً دے اور پھر اس کا مطالبہ کرے تو کیا اس کو روکے رکھنے کا حق حاصل ہے ؟بولے ’’نہیں‘‘،بولیں تو پھر اپنے بیٹے کو بھی صبر کرو۔

(مسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ الخ)

حضرت حمنہؓ کا صبر

رسول اللہ ﷺ غزوۂ احد سے واپس آئے تو تمام صحابیات اپنے اپنے اعزہ

واقارب کا حال پوچھنے آئیں ،انہی میں حضرت حمنہ بنت جحشؓ بھی تھیں وہ آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حمنہ! اپنے بھائی عبداللہ بن جحشؓ کو صبر کرو، انہوں نے انا للہ پڑھا اوران کے لئے دعائے مغفرت کی، آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اپنے ماموں حمزہؓ بن عبد المطلب کو بھی صبر کرو''۔انہوں نے اس پر بھی انا للہ پڑھا اوردعائے مغفرت کر کے خاموش ہوگئی۔ (طبقات ابن سعد تذکرۂ حضرت حمنہ بنت جحشؓ)

حضرت اسماءؓ کا صبر

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب حجاج سے معرکہ آرا ہوئے توان کی والدہ حضرت اسماءؓ بیمار تھیں وہ ان کے پاس آئے اورمزاج پرسی کے بعد بولے کہ مرنے میں آرام ہے ''بولیں ''شائد تم کومیرے مرنے کی آرزو ہے لیکن جب تک دوباتوں میں سے ایک نہ ہوجائے میں مرنا پسند نہ کروں گی، یا تو تم شہید ہوجاؤ اور میں تم کو صبر کرلوں، یا فتح حاصل کرو کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں'' چنانچہ جب وہ شہید ہوچکے تو (مُردہ لاش کو) حجاج نے ان کو سولی پر لٹکا دیا، حضرت اسماءؓ باوجود معذوری کے یہ عبرتناک منظر دیکھنے کے لئے آئیں اور بجائے اس کے کہ روتی پیٹتیں، حجاج کی طرف مخاطب ہوکر کہا اس سوار کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا، کہ اپنے گھوڑے سے نیچے اترے۔ (استیعاب تذکرۂ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ)

صحابیات کی عیادت کا جذبہ

صحابیات ہر ممکن طریقہ سے مریضوں کی عیادت کرنے کی کوشش کیا کرتی تھیں ،ایک بار اہل صفہ میں سے ایک صحابی بیمار تھے حضرت ام الدرداءؓ اونٹ پرسوار ہوکر آئیں اوران کی عیادت کی۔ (ایضاً باب عیادۃ النساء الرجل المریض)

صحابیات کی تیمارداری کا مزاج

صحابیات نہایت دلسوزی سے مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں حضرت عبداللہ بن

مظعونؓ بیمار ہوئے تو حضرت الحسلاؓ اوران کے تمام خاندان کے لوگوں نے ان کی تیمارداری کی ان کا انتقال ہوگیا تو کفن پہنانے کے بعد حضرت ام الحسلاؓ نے محبت کے لہجے میں کہا ''تم پر خدا کی رحمت ہو، میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا نے تمہاری عزت کی۔

(بخاری کتاب الشہادات باب القرعۃ فی المشکلات)

صحابیات کی اولاد سے محبت

صحابیات بچوں سے نہایت محبت کرتی تھیں ،ایک بار ایک صحابی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور بچے کو اس سے لینا چاہا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ ''میرا پیٹ اس کا ظرف میری چھاتی ،اس کا مشکیزہ اور میری گود اس کا گہوارہ تھا اور اب اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اوراس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے آپ نے فرمایا جب تک تم دوسرا نکاح نہ کرلو تم بچے کی سب سے زیادہ مستحق ہو۔

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب من احق بالود)

اگرچہ یہ وصف عموماً تمام صحابیات میں پایا جاتا تھا لیکن اس باب میں قریش کی عورتیں خاص طور پر ممتاز تھیں، چنانچہ خود رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس خصوصیت کی مدح فرمائی۔

صحابیات کا بھائی بہن سے محبت کا جذبہ

صحابیات اپنے بھائی اور بہنوں سے نہایت محبت کرتی تھیں، حضرت عبداللہ ابن ابی بکرؓ کا حبش میں انتقال ہوا اور لاش مکہ میں دفن ہوئی تو حضرت عائشہؓ فرط محبت سے ان کی قبر تک آئیں اور ایک مشہور مرثیہ کے چند اشعار پڑھے۔

''اور ہم دونوں ایک مدت تک خذیمہ کے دونوں ہم نشینوں کی طرح ساتھ رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا ان میں کبھی جدائی نہ ہوگی۔''

صحابیات کا سامان آرائش

صحابیات سرمہ اورمہندی استعمال کرتی تھیں، زچہ خانہ سے نکلتی تھیں تو منہ پر ایک

قسم کی سرخ گھاس مل لیتی تھیں کہ چہرہ سے داغ دھبے مٹ جائیں۔

(ایضاًباب ماجاء فی وقت النفاء)

اسی طرح صحابیات خوشبو میں زعفران عطر کا استعمال کرتی تھیں اور ’’سک‘‘ ایک قسم کی خوشبو ہے جسے پیشانی پر لگاتی تھیں۔

صحابیات کے مکان

غربت وافلاس کی وجہ سے صحابیات کے مکان نہایت مختصر پست اور کم حیثیت ہوتے تھے گھروں میں استنجاءخانہ تک نہ تھے۔(بخاری کتاب الھبہ الاستعارہ للعروس عندالنساء)

اس لئے راتوں کو صحراء میں جانا پڑتا تھا دروازوں پر پردے بھی نہ تھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب الاستیذان فی المورات الثلاث)

صحابیات کے زیورات

صحابیات نہایت معمولی اورسادہ زیور استعمال کرتی تھیں احادیث کی کتابوں میں بازوبند،کڑے،بالی،ہار،انگوٹھی اور چھلے کا پتہ چلتا ہے لونگ کا ہار بھی پہنتی تھیں جن کو عربی میں سخاب کہتے ہیں،حضرت عائشہؓ ایک ہار جو سفر میں گم ہوگیا تھا وہ مہرۂ یمانی کا تھا۔

(ایضاًباب فی التیمم)

صحابیات کا لباس

صحابیات کو کپڑوں کی عمومی طور پر تکلیف رہتی تھی،حضرت فاطمہؓ جگر گوشۂ رسول کی چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ ایک بار انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ادب وحیا سے جسم کے ہر حصہ کو چھپانا چاہا لیکن ناکامیابی ہوئی،سر ڈھکتی تھیں تو پاؤں کھل جاتے تھے،پاؤں ڈھکتی تھیں تو سر کھل جاتا تھا۔(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی العبدینظر الی شعر مولاتہ)

بعض صحابیات کو تو چادر بھی میسر نہ تھی رسول اللہ ﷺ نے صحابیات کو عیدگاہ

میں جانے کی اجازت دی تو ایک صحابیہ نے کہا کہ اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ ارشاد ہوا کہ اس کو دوسری عورت اپنی چادر اڑھالے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی خروج النساء فی العیدین)

شادی بیاہ میں دلہن کے لئے غریب سے غریب آدمی بھی اچھا جوڑا بنواتا ہے لیکن صحابیات کو معمولی جوڑا بھی میسر نہ تھا حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میرے پاس گاڑھے کی ایک کرتی تھی،شادی بیاہ میں جب کوئی عورت سنواری جاتی تھی تو وہ مجھ سے مستعار منگوالی جاتی تھی۔(بخاری کتاب الھبہ باب الاستعارۃ للعروس عندالنساء)

صحابیات کا گھریلو کام انجام دینا

صحابیات خانہ داری کے کاموں کو خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتی تھیں اور اس میں سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کرتی تھیں حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین صاحبزادی تھیں لیکن چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے،مشکیزے میں پانی لاتے لاتے سینہ داغدار ہوگیا تھا،جھاڑو دیتے دیتے کپڑے گندے ہوجاتے تھے۔

(کتاب الخروج والامارہ باب فی بیان مواضع قسم الخمس وسہم ذی القربی)

ازواج مطہراتؓ باری باری گھر کا کام کاج خود کرتی تھیں،ایک دن حضرت عائشہؓ کی باری تھی،جو پیسے اور اس کی روٹی پکائی اور رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتی رہیں لیکن آپ کے آنے میں دیر ہوگئی تو سوگئیں،آپؐ پھر جب جگایا۔ (ادب المفرد باب لایوذی جارہ)

حضرت اسماءؓ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں اور ان کی شادی حضرت زبیرؓ سے ہوئی تھی وہ اس قدر مفلس تھے کہ ایک گھوڑے کے سوا گھر میں کچھ نہ تھا حضرت اسماءؓ خود باغوں میں جاجا کر گھوڑے کے لئے گھاس لاتی تھیں،حضرت ابوبکرؓ نے ایک غلام بھیجا تو انہیں اس خدمت سے نجات ملی رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیرؓ کو ایک قطعہ زمین بطور

جا گیر کے دیا تھا، جو مدینہ سے تین فرسخ دور تھا، حضرت اسماءؓ روز وہاں جاتیں اور وہاں سے کھجور کی گھٹلیاں اپنے سر پر لاتیں اور ان کے کوٹ کر پانی کھینچنے والی اونٹنی کو کھلاتیں۔

صحابیات کی مہمان نوازی

حضرت ام شریکؓ نہایت دولت منداور فیاض صحابیہ تھیں انہوں نے اپنے مکان کو گویا مہمان خانہ بنا دیا تھا، اس لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باہر سے جو مہمان آتے تھے وہ اکثر انہی کے مکان پر ٹھہرتے تھے۔ (نسائی کتاب النکاح باب الخطبہ فی النکاح)

صحابیات کا نومسلموں کی کفالت کا جزبہ

ابتدائے اسلام میں جو لوگ اسلام لاتے تھے ان کو مجبوراً اپنے گھر بار، اہل وعیال اور مال وجائداد سے کنارہ کش ہونا پڑتا تھا اس وجہ سے اس وقت اشاعت اسلام کے ساتھ اسلام کی سب بڑی خدمت یہ تھی کہ ان نومسلموں کی کفالت کی جائے اور صحابیات اس میں نمایاں حصہ لیتی تھیں چنانچہ ام شریکؓ کا گھر ان نومسلموں کے لئے مہمان خانہ بن گیا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ بنتؓ قیس کو ان کے یہاں صرف اس وجہ سے عدت بسر کرنے کی اجازت نہیں دی کہ۔

(مسلم کتاب الطلاق باب المطلقہ ثلاثۃ لانفقۃ لہا و کتاب الفتن واشراط والساعۃ باب فی خروج الدجال)

ان کے گھر میں مہمانوں کی کثرت سے پردہ کا انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔

صحابیات کے ذریعہ مساجد کی خدمات

صحابیات مساجد کی صفائی نہایت اہتمام سے کرتی تھیں ایک بار کسی نے مسجد نبویؐ میں تھوک دیا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو اس قدر ناراض ہوئے کہ چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا ایک صحابیہ اٹھیں اور اس کو صاف کر کے اور اس جگہ خوشبو لگا دیا آپ ﷺ

نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ بہت اچھا کام کیا۔ (نسائی کتاب الصلوۃ باب تحقیق المسجد)

اسی طرح ایک صحابیہ تھیں جو ہمیشہ مسجد نبویؐ میں جھاڑو دیا کرتی تھیں یہ ایک ایسا نیک کام تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بڑی قدر فرمائی، چنانچہ جب ان کا انتقال ہوا تو صحابۂ کرام نے ان کو راتوں رات دفن کر دیا اور آپ ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی، آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں خبر کی بولے حضور استراحت فرما رہے تھے ہم نے تکلیف دینا گوارا نہیں کیا۔ (سنن ابن ماجہ الجنائز باب ماجاء فی الصلوۃ علی القبر)

صحابیات کا علوم کے حصول میں اہم مرتبہ

محدثین نے روایت حدیث کے لحاظ سے صحابہ کے پانچ طبقے قرار دیئے ہیں اور تقریباً ہر طبقے میں صحابہ کے ساتھ صحابیات بھی شامل ہیں۔

(۱) اول طبقہ یعنی وہ صحابہ جن کی روایتیں پانچ ہزار سے زیادہ ہیں، حضرت عائشہؓ کا شمار اس طبقے سے ہے۔

(۲) دوسرا طبقہ، یعنی وہ صحابہ جن کی روایتیں پانچ سو سے زیادہ ہیں اس میں کوئی صحابیہ شامل نہیں۔

(۳) تیسرا طبقہ، یعنی وہ صحابہ جن کی روایتیں سو یا سو سے زیادہ ہیں مگر پانچ سو سے کم ہیں حضرت ام سلمہؓ کا شمار اسی میں ہوتا ہے۔

(۴) چوتھا طبقہ، یعنی وہ صحابہ جن کی تعداد اور روایت چالیس سے سو تک ہے اس طبقہ میں بکثرت صحابیات شامل ہیں مثلاً ام المومنین ام حبیبہؓ ام المومنین میمونہؓ، ام عطیہؓ انصاریہ، ام المومنین حفصہؓ اسماء بنت ابی بکرؓ، ام ہانیؓ وغیرہ۔

(۵) پانچواں طبقہ، یعنی وہ صحابہ جن کی روایتیں چالیس یا چالیس سے کم ہیں، اس طبقے میں بھی بکثرت صحابیات شامل ہیں مثلاً حضرت ام قیسؓ، حضرت فاطمہؓ بنت قیس

،حضرت ربیع بنت مسعودؓ حضرت سبرہ بنت صفوانؓ ،حضرت کلثوم بنت حصین غفاریؓ ،حضرت جداء بنت وہبؓ وغیرہ۔

اسلامی علوم یعنی قرأت،تفسیر،حدیث،فقہ،فرائض میں متعدد صحابیاتؓ کمال رکھتی تھیں،حضر عائشہؓ بنت حارثہ،رائطہؓ بنت حیان اورام سعدؓ بنت سعد ابن ربیع بعض حصوں کی حافظ تھیں،ام سعدؓ قرآن مجید کا درس بھی دیتی تھیں۔(اسد الغابہ ج۵ ص۵۸۶)

حدیث میں ازواج مطہرات عموماً اورحضرت عائشہ اور ام سلمہؓ خصوصاً تمام صحابیات سے ممتاز تھیں۔(ابن سعد ج۲ ص۱۲۶)

حضرت عائشہؓ کے فتاوے اس قدر ہیں کہ متعدد ضخیم جلدیں تیار ہوسکتی ہیں۔
(اعلام الموقعین ابن قیم ج۱ ص۱۳)

اسی طرح حضرت ام سلمہؓ کے فتاوے حضرت صفیہؓ ،حفصہؓ ام حبیبہؓ ،جویرہؓ ،میمونہؓ ،فاطمہ زہرا،ام شریکؓ ،ام عطیہؓ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ ،لیلیٰؓ بنت قائف،خولاؓ بنت تویت،ام الدواؓ ،عاتکہؓ بنت زید،سہلہ بنتؓ سہیل،فاطمہؓ بنت قیس زینبؓ بنت ام سلمہؓ ،ام ایمنؓ ،ام یوسف،ام سلمہؓ کے فتاوے دیکھے جاسکتے ہیں۔

فرائض میں حضرت عائشہؓ کو خاص مہارت تھی،اور بڑے بڑے صحابہؓ ان سے فرائض کے متعلق مسائل دریافت کرتے تھے۔(ابن سعد ج۲ ق۲ ص۱۲۶)

اسلامی علوم کے علاوہ اورعلوم میں بھی صحابیاتؓ مہارت رکھتی تھیں مثلاً علم اسرار میں حضرت ام سلمہؓ کو پوری واقفیت تھی۔(مسند)

صحابیات کا خطابت میں کمال

خطابت میں اسماء بنتؓ سکن کا خاص معاذہؓ ،لیلیٰؓ امیہؓ ،ام زیادہؓ ،ربیع بنتؓ معوذ ،ام عطیہؓ ،ام سلیمؓ کو بہت مہارت تھی۔

صحابیات کی کتابت میں مہارت

بہت سی صحابیاتؓ لکھنا جانتی تھیں،چنانچہ شفاءؓ بنت عبداللہ کو اس میں خاص طور پر شہرت حاصل تھی۔جنہوں نے ایام جاہلیت ہی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا،شفاؓ کے علاوہ حضرت حفصہؓ ،ام کلثومؓ بنت عقبہ اور کریمہ بنت المقدادؓ بھی لکھنا جانتی تھیں حضرت عائشہؓ اورام سلمہؓ کو اگرچہ پڑھنا آتا تھا لیکن لکھنا نہیں آتا تھا۔(فتوح البلدان بلاذری ص۴۷۷)

صحابیات کی اچھی آواز میں تلاوت

ازواج مطہراتؓ میں حضرت ام سلمہؓ لحن کے ساتھ قرآن مجید پڑھتی تھیں اوروہ خاص رسو کریم ﷺ کے طرز پر پڑھ سکتی تھیں۔(مسند ج۶ ص۲۰۰،۳۰۲)

صحابیات کی شاعری

شاعری میں خنساءؓ ،سعدیؓ ،صفیہؓ ،عاتکہؓ ،امامہ مریدیہؓ ،ہندؓ بنت حارث،زینب بنت عوام اروئیؓ ،عاتکہ بن زید،ہند بنتؓ اثاثہ،ام ایمنؓ قیلہؓ عبدریہ،کبشہؓ بنتؓ رافع ،میمونہ بلویہؓ لغمؓ رقیہؓ زیادہ نامور ہیں،خنساءؓ کا جواب آج تک عورتوں میں نہیں پیدا ہوا۔

صحابیات کی خوشی کے اشعار

شادی بیاہ اورخوشی کی تقریبات میں انصار کی لڑکیاں گیت گالیتی تھیں، بلکہ کبھی کبھی شادی بیاہ اورخوشی کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے سامنے بھی اشعار گائے ہیں۔اورفریعہ بنت معوذؓ نے جو حدیث روایت کی ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس کی اجازت دے دی تھی،مدینہ میں ایک بی بی تھیں جن کا نام ارتب تھا،رسول کریم ﷺ کے حکم سے حضرت عائشہؓ نے ان کو انصار کی بعض شادیوں میں گیت گانے کو بھیجا ہے،ارنبؓ کا تذکرہ اصابہ میں آیا ہے۔(اسد الغابہ ج۸ ص۴)

طبیب (میڈکل) کی خدمات

حضرت رفیدہؓ کا خیمہ جس میں جراح خانہ بھی تھا مسجد نبوی کے پاس تھا جس میں صحابہ کے علاج ومعالجہ کا نظم تھا یعنی حضرت رفیدہ کا نرسنگ ہوم تھا۔(ابن سعد ج۸ ص ۲۱۳)

صحابیات کی عملی خدمات

اس سے مراد صنعت وحرفت ہے جس میں کتابت تجارت اور خیاطت وغیرہ داخل ہیں۔ اسد الغابہ اور مسند احمد بن حنبل کی متعدد روائتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابیاتؓ عموماً کپڑا بنا کرتی تھیں۔ جو ان کو اور ان کی اولاد کی کفالت کے لئے کافی ہوتا تھا۔

(اسد الغابہ ج۵ ص ۲۹۸)

کاشتکاری میں صحابیات کا حصہ

کاشتکاری چند صحابیاتؓ کرتی تھیں، جس میں مدینہ یا دیگر سرسبز مقامات کے باشندوں کی عورتیں کرتی تھی ۔ مدینہ میں عموماً انصار کی عورتیں کاشتکاری کرتی تھیں، مہاجر عورتوں میں حضرت اسماءؓ کاشتکاری کرتی تھیں۔(صحیح بخاری ج۲ ص ۷۸۶)

صحابیات کی تجارتی خدمات

صحابیاتؓ میں بعض عورتیں تجارت بھی کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ کی تجارت نہایت وسیع پیمانہ پر ملک شام تک پھیلی ہوئی تھی۔(اصابہ ج۸ ص ۶۱)

حضرت خولاؓ، حضرت ملیکہؓ حضرت ثقفیہ اور بنت مخزیہؓ عطر کی تجارت کیا کرتی تھیں۔(اسد الغابہ ص ۴۳۲، ۴۴۸ ج۵)

صحابیات کے ذریعہ کھالوں کی دباغت

بعض صحابیاتؓ کسی قسم کے کام بھی جانتی تھیں۔ مثلاً حضرت سودہؓ طائف کی کھالیں درست کرتیں اور ان کو دباغت دیتی تھیں۔(اسد الغابہ ج۵ ص ۴۴۰)

صحابیات کی دستکاری کا فن

حضرت زینبؓ ایک اچھی دستکار تھیں۔(ایضاً ص ۴۶۵)

حضرت شفارہؓ بنت عبداللہ

حضرت شفارہؓ بنت عبداللہ اس درجہ صاحب الرائے تھیں کہ حضرت عمرؓ ان کی تعریف کرتے اور ان سے مشورہ لیتے تھے۔

(کتاب الامام شافعی ج۱ ص ۴۵ و اسد الغابہ ج۵ ص ۴۷۳، ۴۸۹)

اسی طرح حضرت عمرؓ بسا اوقات بازار کا انتظام بھی ان کے سپرد کرتے تھے۔

(ایضاً ص ۴۸۷)

صحابیات کی سیاسی خدمات

عورت کے سیاسی اختیارات اس قدر وسیع ہیں کہ وہ دشمنوں کو پناہ دے سکتی ہے اور امام اس کے امان کو برقرار رکھ سکتا ہے، سنن ابی داؤد میں ہے کہ فتح مکہ کے زمانہ میں ام ہانیؓ نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیر تھیں، ایک مشرک کو پناہ دیا تھا۔ اسی طرح صحابیاتؓ نے متعدد سیاسی خدمتیں بھی انجام دیں۔(ابوداؤد ج۱ ص ۲۷۴)

صحابیات کی ان خدمات کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر قیامت تک کی عورتوں کے لئے ایک نمونہ بنایا اللہ تعالیٰ صحابیات کی سیرت سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

والسلام

دعاؤں کی طالب
صادقہ تسنیم
۲/۷/۲۰۱٦